سوال

ل ومنکر پمفلٹ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل بدعت اوراحکام شریعت سے ناواقف لوگوں کے باطل ومنکر پمفلٹ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

ىد!

اہل بدعت اوراحکام شریعت سے ناواقف لوگوں کے باطل ومنکر پمفلٹ

محمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد والہ واصحبہ اجمعین اما بعد :

میں نے ''تارک نمازکی سزار'' نامی ایک پمفلٹ دیکھا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ جوشخص سستی کی وجہ سے نمازچھوڑدے اللہ تعالی اسے پندرہ سزائیں دے گا۔۔۔۔پھراس کے بعدان پندرہ سزاوں کی ذکر کیا گیا ہے اورپھراس پمفلٹ کے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ جوکوئی

عَبُدْ وَکُن مِّنَ الشَّاکِرِینَ(الزمر ٣٩/٦٦)

''بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرواورشکرگزاروں میں سے ہو۔'' (١)

اورپھرلکھا ہے کہ یہ آیات چاردنوں کے بعدخیروبھلائی کولانے کا سبب بنتی ہیں۔لہذاجوشخص ضرورت مندہواس کی طرف اس کی پچیس کاپیاں بھیجی جائیں اورپھر آخرمیں کچھ سزائیں ذکرکرنے کے بعدلکھا ہے کوجوکوئی ان آیات کوترک کردے گاتواسے یہ سزائیں ملیں گی۔یہ دونوں پمفلٹ چونکہ باطل اورمنکر

شبہ یہ دین میں ایک نوایجادطریقہ ہے اورعلم کے بغیراللہ تعالی کی طرف ایک غلط بات کومنسوب کرنا ہے جبکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیزمیں بیان فرمایا ہے کہ یہ بہت بڑاگناہ ہے ،چنانچہ ارشادباری تعالی ہے :

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ(الاعراف ٧/٣٣)

ب نے توبے حیائی کی باتوں کو، ظاہرہوں یاپوشیدہ اورگناہ کواورناحق زیادتی کرنے کوحرام کیا ہے اوراس کوبھی (حرام کیا ہے) کہ تم کسی کواللہ کا شریک بناوجس کی اس نے کوئی سندنازل نہیں کی اوراس کوبھی کہ (حرام کیا ہے) اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہوجن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔''

لہذااس آدمی کواللہ تعالی سے ڈرنا چاہیئے جواس منکر طریقے کواختیارکرتااوراللہ تعالی اوراس کے رسول ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرتا ہے جوانہوں نے بیان ہی نہیں فرمائی۔سزاوں کی تحدیداوراعمال کی جزاکے تعین کا تعلق علم غیب سے ہے،لہذااس کے معلوم کرنے کا طریقہ صرف وحی الہی ہے۔

المیزان ''میں محمدبن علی بن عباس بغدادی عطارکے حالات میں لکھا ہے کہ اس نے تارک نمازکے بارے میں ایک باطل حدیث ابوبکربن زیادنیشاپوری کی طرف منسوب کی جسے اس سے محمدبن علی موازینی ،ابی نرسی کے شیخ نے روایت کیا ہے اور

محمدبن علی کاگمان یہ ہے کہ ابن زیادنے اسے ربیع عن الشافعی عن مالک عن سمی ابی صالح عن ابی ہریرہ سندسے مرفوعا بیان کیا ہے کہ جوشخص نمازمیں سستی کرے گاتواللہ تعالی اسے پندرہ سزائیں دے گا۔۔۔۔۔یہ روایت بالکل باطل اورصوفیاء کی وضع کردہ ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

صَلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا(النساء ٤/١٠٣)

ب نمازکا مومنوں پراوقات (مقررہ) میں اداکرنا فرض ہے۔''

جہنم کا ذکرکرتے ہوئے اللہ نے فرمایا ہے :

كُمْ فِي سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ(المدثر ٧٤/٤٢-٤٣)

یں کونسی چیزلے آئی ؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازنہیں پڑھتے تھے۔''

جہنمیوں کی ایک نشانی ترک نمازبھی ہے ، نیزارشادباری تعالیٰ ہے :

ٌ لِّلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ(الماعون ١٠٧/٤-٧)

وں کے لئے (جہنم کی وادی ویل یا) خرابی ہے جواپنی نمازسے غافل رہتے ہیں ، جوریاکاری کرتے ہیں اوربرتنے کی چیزیں عاریتا نہیں دیتے۔''

یا (١) یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سواکوئی معبودنہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ، (٢) نمازقائم کرنا (٣) زکوۃ اداکرنا (٤) رمضان کے روزے رکھنا اور (٥) ...

ا پمفلٹ جوکئی آیات سے شروع کیا گیا اورجن میں سے پہلی آیت یہ ہے کہ :

عَبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ(الزمر ٣٩/٦٦)

ں کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں سے ہو۔"

پمفلٹ کے لکھنے والے نے یہ ذکر کیا ہے کہ جو اسے تقسیم کرے گا اسے فلاں فلاں خیر و بھلائی حاصل ہوگی اور جو اسے چھوڑ دے گا تو اسے فلاں فلاں سزا ملے گی، یہ بھی بے حد باطل اور بہت بڑی جھوٹی بات ہے۔ یہ ان جاہلوں اور بدعتیوں کے کام ہیں جو عوام کی حکایات، خرافات اور باطل باتوں میں مشغول رکھ کر

لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ (النمل ۲۷/۶۵)

ے پیغمبر!) کہ دیجیے کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اللہ کے سوا، غیب کی باتیں نہیں جانتے۔"

رسول اللہ ﷺ سے یہ قطعاً ثابت نہیں کہ جو شخص ان تین یا ان سے زیادہ آیتوں کو لکھے تو اسے یہ یہ ثواب حاصل ہوگا اور جو اسے چھوڑ دے اسے یہ یہ عذاب ہوگا، یہ محض جھوٹا دعویٰ، کذب اور بہتان ہے۔ جب یہ حقیقت معلوم ہوگئی تو ثابت ہوا کہ ان دونوں پمفلٹوں کو لکھنا، انہیں تقسیم کرنا اور کسی بھی طریقے

ن))

فتاویٰ ابن باز